

## سوال

شیعہ کا اعتقاد ہے کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ اول ہیں اور ہم اہل سنت یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ اول ہیں ، میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ یہ بتائیں کہ اب حقیقی طور پر خلیفہ اول کون ہے اور وہ کون سی وصیت ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے قریبی کو کرنا چاہتے تھے ، اور غدیر خم کا قصہ اور واقعہ کیا ہے ؟

## پسندیدہ جواب

الحمد لله.

متبراہل علم کا اس پراجماع ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ اول ابوبکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں

مہاجرین و انصار میں قلیل سے اختلاف اور پھر انصار صحابہ کا ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیعت کرنے کے اطمینان و رضامندی کے بعد صحابہ کرام کا ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیعت پراجماع ہونے کی بنا پر بھی وہ خلیفہ اول ہیں ، اس کے بعد صحابہ کرام نے کوئی اختلاف نہیں کیا اور نہ ہی وہ ابوبکر اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے درمیان تردد کا شکار ہوئے ۔

اور اسی طرح ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے بعد اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیعت سے قبل کسی نے بھی یہ مطالبہ نہیں کیا کہ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیعت کی جائے ۔

اور ایسے ہی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد بھی علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیعت کا مطالبہ نہیں ہوا ، بلکہ فتنے اور اختلافات تو عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقتل و شہادت کے سبب سے شروع ہوئے ۔

تو اس طرح صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اپنی دنیاوی امور کے لیے اس پر راضی ہوئے جن پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے دینی امور میں راضی ہوئے تھے اور وہ نماز میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نیابت تھی کہ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہی نماز کی امامت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے کروائی

اور خم غدیر کے متعلق گزارش ہے کہ غدیر پانی کا نام ہے جو مکہ اور مدینہ کے درمیان خم نامی جگہ پر پایا جاتا تھا ۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح مسلم میں زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث نقل کی ہے :

زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مکہ اور مدینہ کے درمیان خم نامی جگہ پر پانی کے چشمہ پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن خطبہ ارشاد فرمایا اور حمد وثنا اور وعظ و نصیحت کرنے کے بعد فرمانے لگے :

اور میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں ان میں سے پہلی کتاب اللہ ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر عمل کرنے ابھارا اور اس میں رغبت دلائی ، پھر فرمانے لگے اور میرے اہل بیت ہیں ، میں تمہیں اہل بیت کے متعلق اللہ تعالیٰ کی نصیحت کرتا ہوں یہ تین بار دہرایا ۔

زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات آپ کے اہل بیت میں سے ہیں ، لیکن اہل بیت میں وہ شامل ہیں جن پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صدقہ حرام ہے ، اور وہ آل علی ، اور آل عقیل ، اور آل جعفر ، اور آل عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں ان سب پر صدقہ حرام ہے ۔

یہ مختصر طور پر ذکر کیا گیا ہے ۔ دیکھیں صحیح مسلم حدیث نمبر ( 2408 ) ۔

تو یہاں پر ان کی عزت و احترام اور انہیں تکلیف نہ دینے اور ان پر سب و شتم نہ کرنے کی وصیت کی گئی ہے ، تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ باقی سب صحابہ کرام سے افضل ہیں ، اور پھر یہ بھی لازم نہیں آتا کہ وہ ان پر بھی افضل ہیں جن کی فضیلت بالنص موجود ہے وہ ابوبکر الصدیق ، عمر فاروق ، عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں ۔